بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 29/جنوری 2021ء بمطابق 15 جمادی الثانی 1442ہجری، بروز جمعہ، بوقت شام 4 بجکر 30 منٹ زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المُزمّل آیات نمبر ۱۵ تا ۱۹

ترجمہ: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسُول بتلانے والا تمہاری باتوں کا۔ جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسُول۔ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسُول کا پھر پکڑی ہم نے اس کو وبال کی پکڑ۔ پھر کیونکر بچو گے اگر منکر ہوگئے اُس دن سے جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا۔آسمان پھٹ جائیگا اُس دن میں اُس کا وعدہ ہونے والا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے بنالے اپنے رب کی طرف راہ۔ صَدَقَ اللہُ الْعَظِیم .

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی اسپیکر: وقفہ سوالات۔ میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 217 دریافت فرمائیں۔ سوال نمبر 217 کا جواب Table کر دیا گیا ہے۔ محرک نہیں لہذا اس کو dispose off کیا جاتا ہے۔

میر اختر حسین لانگو: سر! آپ اس کو Dispose Off نہیں کریں اگر محرک نہیں ہے تو منسٹر صاحب بھی نہیں ہے۔ جواب Table ہو گیا ہے لیکن جواب دینے والا بھی نہیں ہے۔ اِن کو defer کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کو dispose off کیا ہے۔

جناب دنیش کمار: منسٹر کی جگہ پر میں جواب دونگا۔

میر اختر حسین لانگو: اس کو defer کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر زابد علی ریکی چونکہ نہیں آئے ہیں لہذا اُن کا سوال نمبر 218 اور سوال نمبر 219 بھی dispose off کر دیا جاتا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے بھی نہیں آئے ہیں اُن کا سوال نمبر 298 اور سوال نمبر 345 بھی dispose off کیا جاتا ہے۔ میر زابد علی ریکی کا سوال نمبر 253 اور سوال نمبر 254 بھی ان کے نہ ہونے کی بنا dispose off کیا جاتا ہے۔ جبکہ نصر اللہ خان زیرے صاحب کے سوال نمبر 349، 358، اور سوال نمبر 359 بھی dispose off کئے جاتے ہیں۔ میرے خیال سے سارے سوالات کے جوابات آگئے ہیں اور جنھوں نے سوالات کئے ہیں وہ یہاں نہیں ہیں تو سارے سوالات dispose off کئے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وقفہ سوالات ختم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: <u>توجہ دلاؤ نوٹسز</u>

جناب ڈپٹی اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آتے ہیں۔ جناب اصغر خان اچکزئی صاحب رُکن صوبائی اسمبلی اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔ محرک نہیں آیا ہے۔ ملک نصیر احمد شاہوانی صاحب بھی نہیں آئے ہیں لہذا دونوں کے توجہ دلاؤ نوٹسز کو defer کیا جاتا ہے۔ جناب ثناء بلوچ صاحب وہ بھی نہیں ہیں۔ اصغر علی ترین صاحب آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس کی بابت وضاحت فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر۔ وزیر برائے محکمہ توانائی کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں۔ کہ حکومت بلوچستان، بلوچستان ایگریکلچر سبسڈی کی مد میں 26 ارب 17 کروڑ روپے اور

مختلف محکموں کی مد میں 24ارب 2 کروڑ روپیہ جس کو ملا کر کل 50ارب 19 کروڑ روپے بنتے ہیں۔کیسکو بلوچستان کے مقروض ہے جس کی بابت کیسکو نے بلوچستان کے مختلف اضلاع کے مختلف فیڈرز کی بجلی بند کردی ہے۔اور کچھ اضلاع کی بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ 18 گھنٹے تک بڑھا دیا ہے۔جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔صوبائی حکومت کی کیسکو کوادائیگی نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب دنیش کمار پارلیمانی سیکرٹری: ہم اب کیسکو کو 6ارب روپے کی خطیر رقم دینے جارہے ہیں اور چیف ایگزیکٹو آفیسر کیسکو نے گزشتہ دن بریفنگ میں بتایا تھا کہ اگر 5 ارب روپے مل جائیں تو ہم لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ کم کردینگے۔جس پر ہم تمام ممبران متفق تھے۔اپوزیشن سے اور حکومت کی طرف سے کیونکہ یہ ایک اجتماعی مسئلہ ہے نہ یہ اپوزیشن کا ہے اور نہ ہی یہ ہماری ٹریژری بینچز کا ہے یہ تمام بلوچستان کا مسئلہ ہے۔اور میں آپ کو اس فلور پر یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس مسئلہ کو ہم نے seriously اٹھایا ہوا ہے۔اور آپ دیکھیں کہ پانچ ارب روپے ہمارے بجٹ میں reflected ہے۔اور ہم عنقریب وہ 5ارب روپے اُنہیں سبسڈی کی مد میں دے رہے ہیں۔ایک ارب روپیہ جو ہمارے محکموں کی طرف سے جو ہماری گورنمنٹ محکموں کے پاس جو liabilities ہیں اُس مد میں دے رہے ہیں۔ساتھ ساتھ میں ہم نے ایک رقم 823 ملین روپے کی جو کیسکو نے ہم پر over billing کے حوالے سے یا جرمانوں کے حوالے سے لگائی تھی وہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے اُن سے معاف کرالیے ہیں۔اس کے لیے میں چیف ایگزیکٹو آفیسر کیسکو کا شکرگزار ہوں کہ اُنہوں نے ہم سے تعاون کیا ہے۔اور ہم بھی اُن کے ساتھ تعاون کرینگے اور انشاءاللہ کچھ دنوں میں یہ مسئلہ حل ہوجائے گا۔بہت بہت شکریہ۔

جناب اصغرعلی ترین: ہمارے بھائی فرمارہے ہیں کہ ہماری meeting ہوگئی ہے ہم 5ارب روپے دینے جارہے ہیں۔میری اِن سے یہ گزارش ہے کہ کیا 5 ارب روپے دینے کے بعد کیسکو حکام حکومت سے اس بات پر راضی ہوگی کہ لوڈ شیڈنگ میں کمی آئے گی۔اور جو کارپوریشن کا area ہے جو city کا area ہے پہلے کی طرح اُن کو 18 گھنٹے بجلی ملے گی۔جو دیہات کا area ہے اُن کو سردیوں میں 6 گھنٹے اور گرمیوں میں 10 گھنٹے بجلی ملے گی۔کیا یہ بات اُن سے طے ہوئی ہے؟ دیکھیں جناب اسپیکر صاحب! یہاں بلوچستان میں اور بھی بڑے مسائل ہیں لیکن ہم لوگ پچھلے سال بھی گیس بجلی کے بارے میں بات کرتے رہے ہیں۔اس سال بھی ہم گیس بجلی کے بارے میں بات کرتے رہے ہیں۔کیسکو چیف کو جب ہم نے بلایا آپ وہاں تشریف فرما تھے جناب

اسپیکر صاحب! اُنہوں نے بڑے اچھے انداز میں کہا کہ میں ایک دکاندار ہوں آپ ایک خریدار ہیں اگر آپ مجھ سے سودا لینگے اور پیسے نہیں دینگے تو مجھے نقصان ہوگا اور میں سودا نہیں دوں گا۔ ابھی آپ کم سے کم 50 ارب روپے کے لگ بھگ مقروض ہیں۔ 50 ارب کے مقروض ہونے کے باوجود یہ 5 ارب روپے اُنہیں قابل قبول ہونگے۔ کیا آپ ہمیں دوبارہ یہ surety دے سکتے ہیں کہ دوبارہ ہم بجلی پر یہاں بات نہیں کرینگے بجلی بالکل ٹھیک ہوجائے گی تمام اضلاع کی بشمول پشین کوئٹہ یعنی چمن ان تمام کی بجلی ٹھیک ہوجائے گی اس چیز کا آپ ہمیں اس فلور پر گارنٹی دیتے ہیں۔

جناب دنیش کمار: ترین صاحب! کل آپ بھی اُس meeting میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ دو باتوں کو mix کررہے ہیں۔ ہم نے کہا سبسڈی وہ ٹیوب ویلز پر ایگریکلچر کے حوالے سے۔ اب کیسکو والے کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کے اُوپر ہمارے 329 ارب روپے رہ رہے ہیں ایگریکلچر پر مگر آپ کے سامنے اُنہوں نے اور ہم نے یہ agree کیا تھا کہ اگر آپ ہمیں 5 ارب روپے بھی سبسڈی کی مد میں دیں ہم جہاں تین گھنٹے بجلی دے رہے ہیں اُن ٹیوب ویلز کو ہم اُن کی بجلی 6 گھنٹے کردینگے یہ آپ کے سامنے اُنہوں نے agree کیا تھا اور یہی بات ہم نے CM صاحب تک پہنچادی۔ ہم نے انہیں بتایا کہ جی 6 گھنٹے نہیں اُن کو کم سے کم 9,10 گھنٹے بجلی دی جائے۔ چونکہ حاجی صاحب نے بھی کہا کہ وہاں گندم کی فصل کی بوائی ہورہی ہے اُن کو زیادہ پانی چاہیے۔ تو ہمارا ابھی کیسکو سے یہی مطالبہ ہوگا کہ ہم آپ کو 5 ارب روپے دے رہے ہیں تو آپ کو 3 گھنٹے کے بجائے کم سے کم 10 گھنٹے بجلی دینی ہے۔ اور جہاں تک آپ کہہ رہے ہیں کہ شہروں یا پشین دوسری تو کل کیسکو کے چیف ایگزیکٹو آفیسر نے واضح طور پر کہا کہ جہاں سے ہمیں amount ملے گی۔ جہاں سے ہماری recovery ہوگی عوام کی طرف سے اور وہاں سے جو زیرو پوائنٹ losses سے 10% تک ہے وہاں ہم 0% لوڈشیڈنگ کرینگے۔ جہاں 80% ہمارے losses ہیں وہاں ہم 11 گھنٹے لوڈشیڈنگ کریں گے۔ تو اب ہم عوام کو یہی کہتے ہیں کہ وہ اپنے بجلی کے بل جمع کردیں تاکہ کم سے کم لوڈشیڈنگ ہو۔ thank you

جناب اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! میں کچھ اس میں add کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھیں جناب اسپیکر! کل بھی ہماری discussion آپ کی صدارت میں ہوئی تھی چیف کیسکو کے ساتھ۔ کل بھی ہم نے یہ رکھا تھا دیکھیں recovery کا بہانہ بنا کے line losses کا بہانہ بنا کے یہاں میں محض capital city کوئٹہ کی بات کررہا ہوں پشین والے بیچارے تو بہت دور بیٹھے ہیں یا قلات والے تو ان سے زیادہ دور بیٹھے ہیں جناب والا!

recovery کرنا کس کی ذمہ داری ہے۔آپ کروڑوں روپے مہینے کے اپنے employees کو تنخوائیں دے رہے ہیں کیسکو والے کس مرض کی دوا ہیں۔اگر پورے حلقے میں دس فیصد لوگ بجلی چوری کرتے ہیں تو اس کی سزا 90 فیصد لوگوں کو کیوں دی جاتی ہے۔اب جیسے کل ہمارے آنریبل منسٹر عبدالخالق ہزارہ صاحب نے بھی یہی کہا تھا کہ مری آباد میں اگر دس پندرہ لوگ بجلی چوری کررہے ہیں جن کی وجہ سے آپ لوگوں نے دوبارہ لوڈشیڈنگ شروع کی۔کیا اُن کو پکڑنا عبدالخالق صاحب کے ہاتھ میں ہے ان کے ساتھ ڈنڈا ہے یا کوئی قانونی جواز یا اُن کے ساتھ ہم کس قانون کے تحت جاکے ان کی بجلی منقطع کریں۔یہ کام تو کیسکو کا ہے اُس کے ساتھ مجسٹریٹ بھی ہے اُنہوں نے اس کام کے لیے لوگ بھی appoint کیے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ لانگو صاحب!

جناب اختر حسین لانگو: اس کام کے لیے لوگوں کو مراعات بھی دے رہے ہیں salaries بھی دے رہے ہیں۔کس نے منع کیا ہے اُن کو کہ بجلی چوروں کے کنکشن آپ منقطع نہ کریں۔وہ خود اُن سے پیسے لیکر illegal connections اُن کو دے رہے ہیں۔اب میں آپ کو چھوٹی سی مثال دوں جو یہ ہمارے ایگریکلچر کے جو ہمارے فیڈرز ہیں۔وہاں اگر ہمارے سو ٹیوب ویل legal ہیں تو ڈیڑھ سو ٹیوب ویل illegal چل رہے ہیں۔illegal ٹیوب ویلوں سے مہینے کے 5 سے 10 ہزار روپے کیسکو والے رشوت لیتے ہیں۔جس کی سزا legal ٹیوب ویل والوں کو بھی بھگتنا پڑتا ہے۔یہاں کیسکو کے اپنے اہلکاران آتے ہیں لوگوں سے پیسے لے کے اُن کے گھروں میں illegal connection بھی لگاتے ہیں اور مہینے کا اپنا اُن سے بھتہ بھی وصول کرتے ہیں اور اُسی کو جواز بنا کے لوڈشیڈنگ کوئٹہ شہر میں جناب اسپیکر! میرے حلقے میں کوئٹہ سٹی میں آٹھ آٹھ، نو نو گھنٹے یہاں لوگ لوڈشیڈنگ کی سزا بھگت رہے ہیں۔اُس کے ذمہ دار ہم تھوڑی ہیں جو چوری کررہے ہیں کس نے آپ کو منع کیا ہے کیا اس House سے کسی نے آپ کو آج تک کہا ہے کہ آپ چوروں کو نا پکڑیں۔تو اس کو جواز بنا کے گیارہ گیارہ گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہم پر کیوں مسلط کی جاتی ہے کس نے چوروں کی سرپرستی کی۔اگر ہم میں سے کسی نے چوروں کی سرپرستی کی ہے تو کیسکو والے ہمیں list بتادیں۔کہ جی فلاں کی سرپرستی ثناء بلوچ کررہے ہیں فلاں کی چوری کو اختر لانگو تحفظ دے رہے ہیں۔فلاں کی چوری کو اصغر ترین تحفظ دے رہے ہیں، آ کے ہمیں بتادیں۔پھر ہم اپنے اُس گناہ سے توبہ بھی کرلینگے باز بھی آئینگے۔اگر یہ اُن کی ذمہ داری ہے کہ چوروں کو پکڑنا تو پھر وہ اپنی نالائقی ہمارے اوپر نہ ڈالیں۔اپنی نالائقی اپنی کرپشن اُس کی سزا وہ ہمیں اور ہمارے لوگ کو مہربانی کرکے ناں دیں۔جناب اسپیکر! اس بات کی میں وضاحت چاہوں گا اور اس بات کا ہمیں ایک

clear cut formula دیا جائے۔کہ اس line losses کو اوران چوروں کو قابو کیا جاسکتا ہے وہ ہمارا headache نہیں ہے کیسکو اس دردسر کو خود دور کرے۔شکریہ

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ویسے توجہ دلاؤ نوٹس پر صرف محرک ہی بات کرسکتا ہے۔جی

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب!یہ ہمارے بھائی نے فرمایا کہ 5ارب روپیہ حکومت بلوچستان کیسکو کو دے رہی ہے یہ مجھے بتایا جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیئے نہیں ہیں ابھی تک صرف PSDP میں رکھے ہوئے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: اچھا دینگے۔ابھی تک پتہ نہیں نیت کیا ہے اچھا دینگے یا نہیں۔۔جناب اسپیکر صاحب! یہ بھی حکومت سے ہماری request ہے یہ بھائی اُن کو defend کررہے ہیں یہ جو illegal ٹیوب ویل ہیں۔جس کا ایک بہت بڑا issue ہے ہمارے علاقے میں حکومت کو چاہیے کہ یہ کیسکو کے ساتھ بیٹھے illegal ٹیوب ویلز کو legalize کرنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈے یہ ایک قسم کا جیسے ہمارے اختر حسین بھائی نے کہا کہ یہ illegal کے پیسے کہاں جاتے ہیں کس طرف جاتے ہیں اُسکا کوئی اتا پتا نہیں ہے۔اور اگر یہاں سے کوئی بات کی جاتی ہے تو وہ علاقے کے لوگوں کو جاکے تنگ کرنا ٹرانسفارمر اُتارنا جی تمہارا illegal ہے پھر واپس اُتار دیتے ہیں۔تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اسکے لئے حکومت کو چاہیے کہ اس point کو federal میں اُٹھائے کہ جو illegal ٹیوب ویل جو ہمارے علاقے میں ہیں پورے بلوچستان میں ہیں اُن کو legalize کرنے کا کوئی طریقہ بنایا جائے۔تاکہ وہ پیسے جو۔۔مداخلت۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: حسنی صاحب! آپ dircet ترین صاحب کو مشورہ نہیں دے سکتے چیئر کو ایڈریس کریں۔

میر عارف جان محمد حسنی: اچھا sorry اگر ایک مشترکہ طور پر قرارداد واپڈا (کیسکو) کے خلاف لے آئیں۔

جناب اصغر علی ترین: واپڈا نہیں آپ کے خلاف آنا چاہیے حکومت کے خلاف آنا چاہیے۔۔(ڈیسک بجائے گئے) آپ لوگ پیسے دے نہیں رہے ہیں آپ 50ارب کے مقروض ہیں۔حکومت کے خلاف آنا چاہیے آپ کے خلاف آنا چاہیے۔۔مداخلت۔۔۔آپ پیسے دیں واپڈا بجلی دے گی۔سر! آپ رولنگ دیں جناب اسپیکر صاحب۔۔مداخلت۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House مسٹر دینش بجٹ میں رکھنے کا کیا فائدہ ہے جب 6,7 مہینے گزر گئے۔آپ لوگوں نے ابھی تک واپڈا کو payment نہیں کیا ہے؟

جناب دینش کمار: نہیں جناب اسپیکر! آپ سے میں یہی عرض کررہا ہوں کہ ہم نے اب وہ سمری put up

کی ہے CM صاحب کے پاس 6ارب روپے ہیں ہم 5 ارب روپے ٹیوب ویل کی مد میں دینے جارہے ہیں اورایک ارب جوسرکاری محکموں کے یہ ہم within a days میں دے رہے ہیں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! محمد خان لہڑی کے علاقے میں لوگوں کی فصلیں تباہ ہوگئیں۔لوگوں کو اربوں روپے کا نقصان ہورہا ہے یہ دینگے دینگے پتہ نہیں کب دینگے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لانگو صاحب! آپ اس طرح کی بات ناں کریں آپ تشریف رکھیں۔ایک دوسرے کو بحث کرنا کا موقع دیں۔جی

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! آپ رولنگ دیں ایک time period اگر قرارداد آگئی تو کیسکو کے بجائے حکومت کے خلاف آئے۔یہ اپنے بقایاجات ادا کرے پیسے دے فیڈرل سے بات کرے۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ ایک رولنگ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں میں اسی پر بات کرتا ہوں۔Order in the House۔جہاں تک واپڈا کا مسئلہ ہے وہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کا نہیں ہے۔اس میں پورے بلوچستان کے لوگوں کا مسئلہ ہے اس پر ایک دوسرے پر بجائے انگلیاں اُٹھانے سے ہم مسئلے کے حل کی طرف آئیں۔جی مختصر دومنٹ تک بات کریں۔جی

جناب ثناءاللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب اس میں کوئی شک نہیں آپ نے بجا فرمایا کہ جو بجلی کا مسئلہ ہے اس سے پورے بلوچستان کے تمام شہری یکساں متاثر ہورہے ہیں۔چاہیے اُن کا تعلق حکومتی حلقوں سے ہو یا اپوزیشن کے حلقوں سے۔کل جو ہماری مفصل meeting ہوئی چیف کیسکو کے ساتھ کوئٹہ میں اُس team کے ساتھ اُنہوں نے بھی اپنی مجبوریاں اور محرومیاں بتائیں۔آج کا اخبار اٹھا کر دیکھیں اصل میں کیسکو خود ایک بہت چھوٹی کمپنی ہے اس کو پاکستان میں اس طرح کے کوئی دو درجن سے زیادہ کمپنیاں ہیں جو اس وقت privatize ہوگئی ہیں۔اوران کے اپنے مسائل بھی ہیں مشکلات بھی ہیں۔،اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبائی حکومت کو چاہیے تھا کہ وہ بہت ہی ذمہ دارانہ طریقے سے بلوچستان کے بجٹ کو بجلی کے infrastructure پر خرچ کرتی ٹرانسفارمرز پر خرچ کرتی line losses کو کم کرتی۔پھر اس کمپنی کے ساتھ ہر سال بیٹھ کر ان معاملات کو طے کرتی۔لیکن ایسے لگتا ہے کہ کیسکو isolation میں کام کررہی ہے بالکل وہ بلوچستان میں exist ہی نہیں کررہی ہے جب کسی کی بجلی جاتی ہے جب کسی کا فیڈر کٹ جاتا ہے جب زمیندار ہڑتال کرتے ہیں۔تو ہم کیسکو والوں کا گلہ پکڑتے ہیں۔سردار یار محمد محترم بیٹھے ہوئے ہیں ایک ذمہ دار کابینہ کے بھی رکن ہیں PTI کے بھی اس وقت صوبائی صدر ہیں۔اس وقت دیکھیں جو بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔آج کے اخبارات اٹھا کر دیکھ

لیں۔ یہ جو سوتیلا پن ہے بلوچستان اور سندھ کے ساتھ آج بلوچستان اور سندھ کی جو گیس کی قیمتیں ہیں وہ دوگنی کردی گئی ہیں اول تو بلوچستان میں گیس ہے ہی نہیں اُس سے بڑھ کر آج (اوگرا) نے فیصلہ کردیا ہے گیس کی قیمتیں ہیں بلوچستان اور سندھ میں وہ دوگنی ہوگئی ہیں بجلی کی قیمتیں انہوں نے بڑھادی ہیں بلوچستان کی ساری معیشت صرف معیشت نہیں بلکہ بلوچستان کی تجارت بلوچستان کی چھوٹی موٹی صنعت بلوچستان کی تعلیم سب کچھ کا انحصار بجلی پر ہے اور بجلی پوری دنیا میں سب سے important ایک element ہے۔ یہ بلوچستان کے بجٹ سے بالکل جس طرح دینش نے فرمایا میں نے تو نہیں دیکھا ہے 5 ارب روپے اُنہوں نے رکھے ہوئے ہیں اور 5 ارب روپے دینگے تو یہاں ایک عجوبہ ہوجائے گا۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمیں قراردادوں کی پڑی ہوئی ہے list میرے پاس اس صوبائی اسمبلی نے کوئی دو درجن سے زیادہ قراردادیں پاس کی ہیں وفاقی حکومت کے حوالے سے اس صوبائی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کی محرومیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اسلام آباد کے ساتھ بڑے دلیرانہ انداز میں اور مدلل انداز میں اپنا کیس لڑے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے سی پیک پر قرارداد پاس کی ہم نے ریکوڈک پر کی۔ ہم نے یہاں بلوچستان کی خونی شاہراؤں سے متعلق کی، ہم نے بلوچستان میں کینسر ہسپتال سے متعلق کی، بلوچستان میں خشک سالی آئی، بلوچستان میں سیلاب آئے اُن سے متعلق اس ایوان میں مشترکہ فیصلے کیے۔ کل ہم بیٹھے ہوئے تھے ہم نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ہم کیسکو کی مجبوری سے چیف ایگزیکٹو کا گلہ پکڑنے کے بجائے ہم سب مل کر اسلام آباد والوں کو پکڑتے ہیں۔ جو 7 ہزار ارب روپے بلوچستان کا مقروض ہے لیکن ہمیں کہتے ہیں جی آپ کے دوسوارب روپے کیسکو کے اُوپر ہیں اس لیے ہم آپ لوگوں کو آٹھ نو گھنٹے بجلی دیتے ہیں۔ ہمیں مدلل انداز میں بلوچستان کا کیس لڑنے کی ضرورت ہے آپ کے نصیر آباد سے چمن تک آپ کے گوادر سے ژوب تک خاران سے کوہلو تک ان سارے علاقوں کی اب زندگی اور معیشت بجلی پر منحصر ہے نا حکومت بلوچستان اُن کو ملازمتیں دے پارہی ہے نا وفاقی حکومت کوئی relief دے پارہی ہے خدا کی زمین ہے خدا کا پانی ہے تھوڑی بہت بجلی ہے وہ نکال کر لوگ اپنے لیے گندم، کپاس اور آناج اُگاتے ہیں تو اس کو بڑی سنجیدگی سے لینا چاہیے بلوچستان کی معیشت میں بجلی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ سردار صاحب! آپ بڑے ذمہ دار ہمارے مہربان دوست ہیں۔ آپ کم ازکم دیکھ رہے ہیں دو تین سالوں میں آپ کے علاقے میں واپڈا کیا کررہی ہے اگر آپ لوگ خود PTI کے یہاں تشریف فرما ہیں آپ لوگ سب اتحادی ہیں ہم جب اتحادی تھے۔ ہم نے اپنے وقت میں کوشش کی کہ ہم نے infrastructure کی مد میں Federal PSDP میں پیسے ڈالوائے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ چاہیے Federal PSDP ہو یا

Provincial PSDP ہو اُن کا ایک تو عملدرآمد اتنا slow ہے شاید 20 سال کے بعد infrastructure مکمل ہوگا بلوچستان میں۔ پورے پاکستان میں 500kv کی، میں نے بار بار اس ایوان میں ذکر کیا ہے 500kv کی ایک کلومیٹر ٹرانسمیشن لائن بلوچستان میں نہیں ہے۔ 500kv کا ایک گرڈ اسٹیشن آپ کے پاس نہیں ہے بجلی آئیگی تو کہاں سے آئیگی ہوا میں تو نہیں آتی کوئی مولوی اور ملا کی تعویز سے تو کوئی بجلی نہیں آتی۔ بجلی infrastructure سے آتی ہے اچھی سوچ سے آتی ہے اچھی investment سے آتی ہے اچھی قیادت کے صلاح مشورے سے آتی ہے۔ بجٹ بناتے وقت ہم نے دس دفعہ کہا کہ بھائی اس ایوان میں جب آپ بجٹ بناتے ہیں تو بجٹ سے پہلے بلوچستان کی تکلیف، مشکلات درد اور مسائل کو زیر بحث لائیں۔ اور اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے علاج کریں جس طرح کوئی ڈاکٹر کرتا ہے۔ بلوچستان کی بیماری سر کے درد کی ہے آپ اُس کے پاؤں پر پٹی باندھ رہے ہوتے ہیں PSDP میں۔ اسی لیے تو بلوچستان آج تک لنگڑا لولا اور مفلوج رہ گیا ہے۔ زمیندار بیچارے اُن کی کمر ٹوٹ گئی ہے طالب علموں کی کمر ٹوٹ گئی ہے گھر میں بجلی نہیں ہے پڑھنے کے لیے۔ لسبیلہ ہسپتال کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے جہاں ڈاکٹر لال ٹین اور موبائل کی light پر آپریشن کر رہے ہیں۔ خاران اور چاغی کا بھی یہی حال ہے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ آپ حکومت کی behalf پر اُٹھیں اور بتائیں کہ بلوچستان کے ساتھ ان زیادتیوں کا سلسلہ، اگر آپ لوگ اس میں خوش ہیں۔ شکریہ جناب اسپیکر! گوادر کی fencing کی کمیٹی بنی وہ بھی دب گئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کمیٹی بنائیں ہم اس میں بلوچستان کے سارے case کو مدلل اُٹھائیں گے۔ ہم جا کے فیڈرل گورنمنٹ کو دلیل دینگے آپ صرف ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ مداخلت۔۔۔۔۔ یار کل بھی تمہیں کہا تھا میرے بھائی۔ کل بھی اس کو سمجھایا تھا کہ خدا کے بندے۔ اللہ یہ میرے چھوٹے بھائی کو ہدایت دے اس کو کل بھی ہم نے سمجھایا تھا کہ اس طرح نہ کریں میرے بھائی درمیان میں بات نہیں کریں۔ thank you جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ سردار رند صاحب۔

(دنیش کمار بغیر مائیک کے بولتے رہے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جب آپ بحال ہوجائیں اسمبلی میں اس پر تفصیل سے بات کریں۔ ثناء بلوچ صاحب سردار رند صاحب نے جو باتیں کیں وہ ریکارڈ کا حصہ نہیں ہیں جب وہ بحال ہونگے تو اُن کی باتیں ریکارڈ میں آئینگی۔ جناب! میرے خیال سے آگے آتے ہیں دوسرے توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف، ثناء بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر توجہ دلاؤ نوٹس وزیر برائے مواصلات وتعمیرات کی توجہ ایک مسئلہ کی جانب مبذول کراتا ہوں کہ محکمہ سی ایم ڈبلیو نے اپنے ایک آرڈر نمبر No.207(7624)S C&W/(SOD)2020/1719-2246 کے تحت 361 ملازمین برطرف کردیئے ہیں جو عرصہ دس سال سے محکمہ ہذا میں خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ان ملازمین کی برطرفی سے بلوچستان بھر کے ملازمین میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔مذکورہ ملازمین کو نکالنے کی وجوہات اوران کی دوبارہ بحالی کی بابت محکمہ نے جو اقدام اٹھائے ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے شکریہ۔

میر عارف جان محمد حسنی: جواب written میں ہم نے table کردیئے آپ کو مل گئے ہماری ہمدردی بھی انہیں کے ساتھ ہے جو ملازمین نکالے گئے ہیں ان کا کیس NAB اور اینٹی کرپشن میں چل رہا ہے ان کا قانونی طور پر کوئی بھی گنجائش ہوئی۔ ہماری ہمدردی ان کے ساتھ ہے قانونی طور پر کوئی بھی گنجائش ہوئی ان کے لیے گنجائش نکلی ان کو favor کیا جائے گا بحال کیا جائے گا۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ محترم وزیر صاحب نے کہا ہماری ہمدردی ان کے ساتھ ہے sir آپ لوگ بااختیار فورم پر بیٹھے ہیں آپ لوگوں کی ہمدردی کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ان کو چیف سیکرٹری کے ایک دستخط سے نکالنے سے پہلے چیف سیکرٹری سے پوچھتے۔اس بابت اسمبلی کی ایک کمیٹی بنائی تھی۔اس کمیٹی کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔

میر عارف جان محمد حسنی: Sir تھوڑا سا میں detail میں آپ کو ایک دو اور باتیں بتادوں۔ یہ نیب میں بھی چل رہا ہے نیب میں تین آفیسر جنہوں نے آرڈر کیے تھے وہ سارے ضمانت پر ہیں۔اس بابت ہائی کورٹ نے چیف سیکرٹری کو بلایا تھا اور انہیں direction جاری کی تھی مگر یہ اپنے جو paper تھے ان کو وہ ثابت نہیں کر سکے وہ بوگس نکلے ہیں۔ابھی جو کمیٹی ہماری بنائی گئی تھی۔ہماری کمیٹی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ اگر ملازمین ہمارے پاس قانونی طور پر re appeal کریں جو بھی کمیٹی فیصلہ کرے گی جو بھی حقائق دیکھ کر اگر ہائی کورٹ میں بنتا ہے۔ہائی کورٹ چلے جائیں وہاں سے فیصلہ لے لیں۔وہ دیکھ لے جہاں بھی re appeal کر سکتے ہیں وہاں پہ کرلیں اس کے خلاف۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! شکریہ بالکل تفصیل انہوں نے بھی بتادیں اور میں صرف یہ بتادینا چاہتا ہوں یہ اسمبلی بہت ہی ہماری Bureaucracy کو ہمارے Officials کو ہمارے Ministers کو ہمارے لوگوں کو ہم نے یہ باور کروانا ہے یہ جو آپ کو گول دائرہ سا نظر آرہا ہے یہ بلوچستان کا مقدر کا جو اس دنیاوی

معاملات میں ہے اس کی تعمیر وترقی کے حوالے سے ان کی ملازمتوں کے حوالے سے ان کی سہولیات کے حوالے سے ان کے دیگر معاملات تحفظ کے حوالے سے بہت مقدم فورم ہے اس مقدم فورم نے دسمبر 2018ء میں ایک کمیٹی بنائی اس وقت بھی point of order میں نے ہی یہ issue اٹھایا تھا۔ جونوابزادہ طارق مگسی صاحب کی سربراہی میں بنی۔ اس وقت میرے دوست بھائی عارف جان وہ وزیر نہیں تھے مواصلات کے اس وقت طارق مگسی صاحب تھے۔ عارف جان صاحب اس کمیٹی کے ممبر بھی تھے لیکن اس کی بارہ meetings انہوں نے کی ہیں یہ بہت important فورم ہے۔ اگر یہ فورم فیصلہ کر کے جی ہم نے ملازمین کو نکالنا ہے تو کوئی بات ہے ہم کہیں گے پانچ معزز اراکین اسمبلی بیٹھے تھے۔ صوبائی اسمبلی نے کمیٹی بنائی اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے documents وغیرہ سارے بوگس ہیں۔ دوسری بات یہ ہے جب ان کو نکالا بھی گیا ہے جس آرڈر میں اس آرڈر کا ذکر بھی ہے اس میں براہ راست انہوں نے خود لکھا ہے Summary کی کاپیاں ہیں time کی کمی ہے میں سارا پڑھ نہیں سکتا آپ کے سامنے اس میں خود انہوں نے لکھا ہوا ہے دو تین فورم ابھی work تک ہیں Anti Curruption میں یہ case چل رہا ہے۔ نیب میں بالکل چل رہا ہے اس کمیٹی کے سامنے بھی جو ہے اس وقت یہ زیر غور ہے لہٰذا ان کو نکالا نہ جائے اس کے علاوہ ServiceTribunal میں بھی ان کا case وہاں سے بھی یہ لوگ کیس جیت کے آئے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں عارف جان صاحب آپ برائے مہربانی آج ان کو بحال کریں جو بھی 361 کے قریب ملازمین ان کو نکال دیا گیا ہے اس کے بعد یہ جو کمیٹی بنی ہے۔ دو سے تین مہینے کے اندر ان کی میٹنگ منعقد کروائے اس کمیٹی میٹنگ میں اپوزیشن کے اراکین کو بطور مبصر بھی بلالیا کرے تا کہ ہم ان کے بوگس documents تو دیکھ لیں چونکہ انکی جو بھرتیاں ہوئی ہیں وہ آسامیاں باقاعدہ 28.10.2011 کو مشتہر ہوئی تھیں۔ 28.10.2011 انکی سمری میں بھی بعد میں جب چیف سیکرٹری کو سمری گئی ہے یا گورنمنٹ کو جو کہا گیا ہے کے قصور امیدواروں کا نہیں ہے اس کے لیے باقاعدہ اخبار میں اشتہار آیا ہے کمیٹی بنی ہے documents جمع کئے ہیں short listing ہوئی ہے interview کہ بعد ملازمت پر تعینات ہوئے ہیں اگر کہیں پر کوئی بوگس documents ہیں اگر کہیں پر کوئی بوگس غلطی کسی نے کی ہے۔ تو جناب والا آپ کمیٹی کو گلے سے پکڑے آپ ان مظلوم نوجوانوں کو بلوچستان میں ملازمت دے نہیں پاتے 300 یا 350 بچوں کو آپ بیک جنبش قلم نکال دیتے ہیں یہ کوئی انصاف نہیں ہے میری آپ سے گزارش ہے اس فورم پر appeal کے لیے نہ گئے آپ یہ کہیں کہ جی بالکل یہ فیصلہ جو ہے کیوں کہ چیف سیکرٹری صاحب اس فورم سے بڑھ کر نہیں ہے اُن کی طاقت اور حیثیت، اس فورم نے جو کمیٹی بنائی تھی

اس کمیٹی کے فیصلے تک آپ آج کہیں اس کمیٹی کے فیصلے تک چیف سیکرٹری کا جو فیصلہ ہے وہ suspend ہے لہذا یہ نوجوان اپنی ملازمت پر بحال ہوں اس کے بعد بے شک انکوائری باقی ساری چیزیں کریں ہمیں اعتراض نہیں ہے شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگوں کی next meeting اس پر کب ہے؟

میر عارف جان محمد حسنی : کمیٹی کی میٹنگ ہم نے نہیں بلایا ہے یہ بھی بلالیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کتنے ایم پی ایز ہیں اس میں۔

میر عارف جان محمد حسنی : اس میں ایک چیئر مین ہے پانچ کا پتا نہیں کون کون ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: طارق مگسی صاحب چیئر مین تھے محمد حسنی صاحب ممبر ہے میر اسد بلوچ صاحب ہیں میر ظہور احمد بلیدی صاحب ہیں ملک نعیم خان بازئی صاحب ہے

میر عارف جان محمد حسنی: ثناء بلوچ صاحب وہ میرا شاید منسٹر finance کے طور پر تھا ایک دفعہ دیکھ لیں میرا نام نہیں ہوگا۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: نہیں آپ کا نام ہے میر محمد عارف حسنی صاحب آپ ممبر ہیں اور اس کے علاوہ سیکرٹری جو میرے خیال میں سی این ڈبلیو کا ہے وہ بھی اس کا ممبر ہے Secretary Law and Parliamentary Affairs وہ اس کے ممبر تھے سیکرٹری کمیونیکیشن بھی وہ اس کے ممبر تھے یہ سات ممبر تھے تو آپ صرف یہ رولنگ دے سکتے ہیں اب بہت ہی اعلی عہدے پر اس وقت تشریف جناب والا! فرمائیں انصاف اور عدل کے حوالے سے چیف سیکرٹری صاحب کا جو فیصلہ ہے وہ اسمبلی کا جو ایک مقدس فورم ہے اس کے حوالے سے جو کمیٹی بنی تھی اس کمیٹی کے فیصلے آنے سے پہلے ہوا ہے لہذا اس فیصلے کو اس وقت suspend کیا جائے بے شک گورنمنٹ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے خیال سے یہ کرتے ہیں Monday والے دن جو ہے جتنے ممبرز ہیں آپ ہو جائیں چیف سیکریٹری سمیت جتنے بھی یہاں بیٹھ کر اسمبلی میں سارے معاملے کو discuss کرتے ہیں جو documents ہیں وہ خود دیکھتے ہیں سوموار اور منگل کو بھی اجلاس ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: فی الحال آپ اس کو suspend کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کیونکہ یہ یقیناً یہ بہت بڑا مسئلہ ہے 361 لوگوں کے گھر کے چولہے کا مسئلہ ہے اس پر جو ہے سوموار والے دن ابھی میں یہی رولنگ دیتا ہوں۔

جناب ثناءاللہ بلوچ : اسپیکر صاحب! آپ کی بات کاٹ رہا ہوں۔

میر اختر حسین لانگو: تنخواہیں اور انکی نوکریاں بحال کی ہیں اس کا مطلب ہے کوئی illegality نہیں ہے۔ یہ ذاتی معاملات ہے یا کسی اور وجہ سے کی ہے انہوں نے جو نوکریوں سے نکالا ہے وہ اقدام غیر قانونی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس پر جو ہے اسمبلی میں ایک میٹنگ کرتے ہیں وہی رپورٹ ایوان میں بھی پیش کر دیتے ہیں سوموار والے دن جتنے ممبرز ہیں۔

میر عارف جان محمد حسنی : بارہ بجے سے بہتر ہے پھر دو بجے time دے دیں۔ اُس کے بعد پھر سیشن شروع ہو گا۔ کیونکہ ہم اپنے office کو time دے دیں اُس دن۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: MPAs میں جو بھی آنا چاہتا ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے اس میں جو ہے آپ کے سیکرٹری مواصلات اور چیف سیکرٹری وہ بھی آجائے اس پر سارے معاملات پر پھر بیٹھ کر رپورٹ پیش کر دیتے ہیں ۔سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی : میر اسد اللہ بلوچ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا رواں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی : سردار سرفراز چاکر ڈومکی صاحب ناسازی طبیعت کی بنا رواں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر ظہور احمد بلیدی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی : میر عمر خان جمالی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے

قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی : سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی : جناب نور محمد دمڑ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد خان طور اُتمانخیل صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر نصیب اللہ مری صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر زابد علی ریکی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب حمل کلمتی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مولوی نور اللہ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب نصر اللہ زیرے صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور

کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی صاحبہ ناسازی طبیعت کی بنا رواں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا رواں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیلہ ترین صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مکی شام لال صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: **ایوان کی کارروائی۔**

جناب ڈپٹی اسپیکر **مجالس قائمہ کی رپورٹس کا زیر غور و منظور کیا جانا۔**

جی سردار رند صاحب کی بحالی کا نوٹیفکیشن موصول ہو چکا ہے لہٰذا ایوان میں اُن کو آنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ آبپاشی و توانائی و ماحولیات اور جنگلات و جنگلی حیات قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 الف 2 کے تحت متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اور اِن کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ زینت شاہوانی: میں زینت شاہوانی رکن مجلس قائمہ برائے محکمہ آبپاشی، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 الف 2 کے تحت متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اور اِن کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا محکمہ آبپاشی ،ماحولیات ،جنگلات وجنگلی حیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اور اِن کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کوفی الفورزیرغورلایاجائے؟ آپ لوگ ہاں یاناں میں جواب دیں۔ آوازیں۔۔ ہاں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔محکمہ آبپاشی ،ماحولیات ،جنگلات وجنگلی حیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اور اِن کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کوفی الفورزیرغورلایاجاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ آبپاشی وتوانائی و ماحولیات ،جنگلات وجنگلی حیات قواعد وانضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 الف 2 کے تحت متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اور اِن کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

محترمہ زینت شاہوانی: میں زینت شاہوانی رکن مجلس قائمہ برائے محکمہ آبپاشی وتوانائی و ماحولیات ،جنگلات وجنگلی حیات تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعدانضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 الف 2 کے تحت متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اور اِن کے حل سے متعلق رپورٹ کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظورکیاجائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا محکمہ آبپاشی وتوانائی وماحولیات، جنگلات وجنگلی حیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اور اِن کے حل سے متعلق رپورٹ کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیاجائے۔ آوازیں۔۔۔ ہاں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظورہوئی۔لہذا آبپاشی وتوانائی وماحولیات، جنگلات وجنگلی حیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اور اِن کے حل سے متعلق رپورٹ کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیاجاتاہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چیئرپرسن مجلس قائمہ (برائے محکمہ اطلاعات ،کھیل وثقافت،سیاحت ،آثارقدیمہ میوزیم (عجائب گھر)ولائبریریز) متعلقہ محکموں کے فرائض،کارکردگی،درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ فریدہ بی بی: میں چیئرپرسن مجلس قائمہ برائے محکمہ اطلاعات ،کھیل وثقافت،سیاحت ،آثارقدیمہ میوزیم (عجائب گھر)ولائبریریزتحریک پیش کرتی ہوں ،کہ قواعدانضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 (الف)2 کے تحت متعلقہ محکموں کے فرائض،کارکردگی ،درپیش مسائل اوران کے حل کے متعلق مجلس کی رپورٹ کوفی الفورغورلایاجائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:　تحریک پیش ہوئی ۔آیا محکمہ اطلاعات ،کھیل وثقافت،سیاحت ،آ ثار قدیمہ میوزیم (عجائب گھر)ولائبریریز) متعلقہ محکموں کے فرائض،کارکردگی ،درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کوفی الفورغور لایا جائے۔　آوزیں۔۔　ہاں

جناب ڈپٹی اسپیکر:　تحریک منظور ہوئی　محکمہ اطلاعات،کھیل وثقافت،سیاحت،آ ثارقدیمہ میوزیم (عجائب گھر)ولائبریریز) انضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر135 (الف)2کے تحت متعلقہ محکموں کے فرائض،کارکردگی،درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کومجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفورزیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:　چیئرپرسن مجلس قائمہ (برائے محکمہ اطلاعات،کھیل وثقافت،سیاحت،آ ثارقدیمہ میوزیم (عجائب گھر)ولائبریریز) متعلقہ محکموں کے فرائض،کارکردگی،درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

محترمہ فریدہ بی بی:　میں چیئرپرسن مجلس قائمہ برائے (محکمہ اطلاعات،کھیل وثقافت،سیاحت،آ ثارقدیمہ میوزیم (عجائب گھر ولائبریریز) تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 (الف)2کے تحت متعلقہ محکموں کے فرائض،کارکردگی،درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق رپورٹ کو مجلس کی سفارش کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:　تحریک پیش ہوئی ۔آیا محکمہ اطلاعات،کھیل وثقافت،سیاحت،آ ثارقدیمہ میوزیم (عجائب گھر)ولائبریریز) متعلقہ محکموں کے فرائض،کارکردگی،درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔　آوزیں　ہاں

جناب ڈپٹی اسپیکر:　تحریک منظور ہوئی لہذا محکمہ اطلاعات،کھیل وثقافت،سیاحت،آ ثارقدیمہ میوزیم (عجائب گھر ولائبریریز) متعلقہ محکموں کے فرائض،کارکردگی،درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کو مجلس کے سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:　چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے)بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ (بی سی ڈی اے)اورشہری منصوبہ بندی وترقیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل مجلس کی رپورٹ کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب قادر علی نائل: میں چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی و ترقیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 (الف) 2 کے تحت، بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی وترقیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفورزیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی وترقیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کو مجلس کے سفارشات کے بموجب فی الفورغور لایا جائے۔ آوازیں۔۔ ہاں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی لہذا مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی وترقیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفورغور لایا جاتا ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی وترقیات قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 (الف) 2 کے تحت بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی وترقیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل مجلس کی رپورٹ کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب قادر علی نائل: میں چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی و ترقیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 135 (الف) 2 کے تحت، بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل

ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی وترقیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا، بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی وترقیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔　　آوزیں۔۔ ہاں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی لہذا محکمہ بلدیات بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی وترقیات متعلقہ محکموں کے فرائض کارکردگی درپیش مسائل اوران کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ثناء بلوچ صاحب رکن صوبائی اسمبلی آپ اپنی قرارداد نمبر 96 پیش کریں۔

قرارداد نمبر 96

جناب ثناءاللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب، قرارداد نمبر 96۔ ہرگاہ کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی نے متفقہ طور پر گزشتہ دوسالوں کے دوران درجنوں اہم عوامی وصوبے کے اہم معاملات سے متعلق قراردادیں منظور کیں۔لیکن صوبائی حکومت نے بجٹ و پالیسی کی تشکیل کے عمل میں ان قراردادوں کو یکسر نظرانداز کیا ہے جواس ایوان کے تمام ممبران کے استحقاق کو مجروح کرنے وایوان کے ضابطہ کار کی بھی خلاف ورزی ہے۔

لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ 15 یوم میں گزشتہ دوسالوں کے دوران تمام منظور شدہ قراردادوں کی بابت جوبھی پیش رفت ہوئی ہے۔اس کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے والے اداروں کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر 96 پیش ہوئی۔محرک admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! ہم نے دوسالوں میں بلوچستان اسمبلی میں جوقراردادیں پاس کیں۔مثال کے طور پر بجلی سے متعلق، سی پیک سے متعلق، گیس کے متعلق، بیروزگاری سے متعلق، صنعت کاری سے متعلق، زراعت سے متعلق، معذوروں سے متعلق، زندہ لوگوں سے متعلق، ایسے لوگ ہیں جواس ایوان میں اب نہیں رہے جواس سے پہلے موجود تھے۔تو یہ ان سے متعلق ہے۔کہ اس ایوان میں جب ہم بات کرتے ہیں

اس کے بعد، جناب والا! دیکھیں یہ Rules of Procedure ہے بلوچستان اسمبلی کا، اس کے تحت بلوچستان اسمبلی میں کوئی بھی قرارداد پیش کی جائے کسی بھی چیز سے متعلق، particularly جو اگر صوبے سے related ہے یا دوسری چیزوں سے ہے۔ 60 یوم کے اندر وہ قرارداد جو ہے بلوچستان اسمبلی کو دوبارہ اس سے متعلق آگاہی فراہم کرنی چاہیے کہ آیا وہ قرارداد جو بلوچستان اسمبلی نے منظور کی، اس قرارداد کی اہمیت کیا ہے نوعیت کیا ہے اس پر عملدرآمد کیلئے حکومت بلوچستان کو کون کون سے اقدامات اٹھانے پڑینگے اور اس پر کیا اخراجات آئیں گے یا اس کا ٹائم فریم کیا ہوگا، اور کتنے عرصے میں اس پر عملدرآمد ہوگا۔ کیونکہ جب تک جس طرح ہم نے بار بار یہ کہا ہے۔ democracy یا جمہوریت جو ہے وہ ایک Mechanism ہے وہ ایک process ہے کوئی ایک الیکشن کا دن نہیں ہوتا ہے۔ جب تک یہ Mechanism اور process routine میں کام نہیں کر رہا ہوتا، ایک Proper Democracy Produce ہی نہیں ہوتی۔ لوگوں کے مسائل جب یہاں پر پیش کیے جاتے ہیں دو طریقے ہیں ایک تو یہ ہم Question,Answer کی صورت میں لے آتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ہم توجہ دلاؤ نوٹس کی صورت میں لے آتے ہیں۔ جو ہمارے علاقوں میں چھوٹے مسائل کے متعلق ہے یا انفرادی نوعیت کے متعلق ہے یا گروپ کے حوالے سے ہوتے ہیں لیکن قراردادیں جو ہوتی ہیں بلوچستان میں ہم ان کو introduce کرواتے ہیں یہاں پر اسمبلی ان کو قبول کرتی ہے یا ان کو منظور کرتی ہے اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کا اطلاق یا اس کا اثر صوبے کی سطح تک ہوتا ہے۔ میرے ہاتھ میں ایک لسٹ ہے قراردادوں کی اس میں میری بھی قراردادیں ہیں اور میرے محرک دوستوں کی اور باقی ساتھیوں کی جو ہم نے مشترکہ طور پر منظور کیں یہ ہے کہ متفقہ طور پر حکومت نے تقریباً اس میں کوئی بھی ایسی قرارداد نہیں ہے جس میں خدانخواستہ بلوچستان کے حوالے سے کوئی زیادتی کی بات کی گئی ہو، یا وفاق کے حوالے سے، سارے Constitutional لیگل، ڈیموکریٹک اور بلوچستان کے حقوق سے متعلق تھے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ گزشتہ دو سال سے ہم انتظار کرتے رہے کہ ان قراردادوں کا جواب مجھے اب موصول ہو جائیگا۔ اس اسمبلی کو موصول ہوگا، یہاں پر کتابی شکل میں واپس لایا جائیگا لیکن بدقسمتی سے نہیں ہوا۔ مثال کے طور میں ایک اہم قرارداد جو پاس ہوئی تھی دو تین قراردادیں تھیں جو شروع میں، ایک قرارداد ہوگا جس میں سردار رند صاحب کو یاد ہوگا جو ہم نے پیش کی تھی اور اسی پر عملدرآمد ہوا ہے۔ لیکن عملدرآمد عملی طور پر نہیں ہوا ہے۔ ابھی تک ہم اس کمیٹی کے خود ممبر ہیں۔ جو خیبر پختونخوا اسمبلی کی طرز پر بلوچستان اسمبلی کو Digitalize کرنے والی بات تھی۔ بدقسمتی سے صوبائی حکومت کی کچھ سست روی تھی کچھ ہماری سست روی تھی ابھی تک جو ہے وہ Process اپنے منطقی

انجام تک نہیں پہنچا، اسی لئے ہم دیکھ رہے ہیں اپنی اسی دقیانوسی سے سسٹم کے ساتھ ہم بلوچستان میں کارروائی کرر ہے ہیں اسمبلی چلا رہے ہیں۔ دوسرا جناب والا ہمارا ایک اہم جو قرارداد میں نے خود پیش کی تھی وہ 11 فروری 2019 کو، وہ تھا صوبے کے کالجز اور ہائی اسکول میں جدید لائبریریز کا قیام۔ سردار یار محمد رند صاحب اچھا ہے تشریف فرما ہیں اس وقت وہ ایجوکیشن کو deal کرر ہے ہیں۔ ہم نے کہا تھا جناب والا جب تک کتابوں کے ساتھ آپ بلوچستان کے اسکولوں کو ایک بہت ہی digitalize لائبریری نہیں دیتے ہیں جہاں پر ان کو اچھی کتابیں میسر ہوں، جہاں پر وہ جا کے دنیا کے بہترین لائبریریوں اور الیکٹرونک لائبریریوں کے ممبر بھی بن سکیں اور وہ دنیا میں چھپنے والی جدید ریسرچ پیپرز تک ان کی رسائی ہو سکے، بلوچستان میں جو کوالٹی ایجوکیشن ہے وہ روز بروز گرتا جا رہا ہے اور یہ رپورٹس سب آ رہی ہیں کہ بلوچستان میں تعلیم کا معیار اور قدر جو ہے اس کی ایک Quality اور Quantity ہے۔ اس وقت بلوچستان میں نہ ہونے کے برابر ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں تعلیم میں جدت آئی ہے۔ ہم نے یہ جو قرارداد پیش کی تھی یہ مقصد صرف خاران کیلئے نہیں تھا ہم چاہ رہے تھے کہ یونین کونسل کی سطح پر ہائی اسکولز ہیں ان کو ہائی سیکنڈری اسکول کا درجہ دیا جائے اور ان کو انٹرنیشنل لیول updated Modern and well equipt لائبریریز بنا دی جائے۔ بدقسمتی سے فروری 2019 کو یہ منظور شدہ قرارداد آج تک جناب والا! جواب بھی نہیں آیا ہے۔ میں مشکور ہوں سیکرٹریٹ کا میں نے ان کو کہا تھا یہ compile کریں اس کی کاپی شاید آپ کے سامنے انہوں نے رکھی ہوگی اگر نہیں ہے تو سیکرٹری صاحب اس کی کاپی اسپیکر صاحب کے سامنے رکھیں۔ میں تفصیل سے جا رہا ہوں تو آپ یہ نوٹ بھی کریں میں اسلئے اس قرارداد میں مطالبہ کرر ہا ہوں کہ لوگوں نے آپ کے یہاں 60 دن۔۔

جناب مبین خان خلجی: جناب اسپیکر صاحب کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔۔۔(کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں اور 5 منٹ کیلئے انتظار کیا گیا)

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ یکم فروری 2021 بوقت شام 4 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بجکر 30 منٹ پر ختم ہوا)